حامد حسن قادری

(1887 – 1964)

مولوی حامد حسن قادری قصبہ بچھراؤں ضلع مراد آباد کے ایک زمین دار خاندان میں پیدا ہوئے۔ بچھراؤں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ عالیہ، رام پور میں داخل ہوئے۔ 1909 میں دسویں درجہ کا امتحان پاس کیا۔ منشی کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی سے 1910 میں اوّل پوزیشن حاصل کرکے کامیاب ہوئے۔ منشی فاضل اور اردو میں خصوصی صلاحیت کے امتحانات 1911 میں لاہور سے پاس کیے۔

مہو چھاونی کے ایک پارسی اسکول میں 1912 میں بحیثیت استاد تقرّر رہا۔ اگلے سال اسلامیہ ہائی اسکول، اٹاوہ میں درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1913 - 1927 کے دوران حلیم مسلم ہائی اسکول، کان پور کے ہیڈ مولوی کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ سینٹ جانس کالج، آگرہ میں 1927 میں لکچرر مقرر ہوئے اور 1945 میں اسی کالج میں صدر، شعبہ فارسی اور اردو مقرر ہوئے۔ 1954 میں اسی عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ موصوف اردو زبان کے ادیب، ناقد، مبصّر، شاعر، مترجم، مؤرخ اور تاریخ گو تھے۔ انھوں نے لگ بھگ 60 کتابیں تصنیف کیں۔ جس زمانے میں وہ کان پور میں مقیم تھے اسی عرصے میں انھوں نے بچّوں کا اردو رسالہ ”سعید“ جاری کیا جو کئی برس تک جاری رہا۔ اس کے علاوہ انھوں نے بچّوں کے لیے بہت سی سبق آموز کہانیاں تصنیف کیں۔ کئی اہم فارسی کی کتابوں کے ترجمے اردو میں شائع کیے۔

موصوف کی نہایت اہم تصنیف ”داستان تاریخِ اردو“ ہے جس میں اردو نثر کی تاریخ ابتدائی دور سے لے کر 1960 تک مع نمونہ نثر دستاویزی حیثیت رکھتی ہے۔

© NCERT not to be republished

4922CH15

چھٹّی کا دن

پیارے بچّو! آج ہے چھٹّی کا دن
تیز ہوجاتے ہیں بچّے کھیل سے
ہے ضروری کھیل پڑھنے کے لیے
عِلم سے ہوجاتا ہے روشن دماغ
کھیل سے بڑھتی ہے صحّت اس طرح
علم سے یوں پختہ ہوتا ہے مزاج
کھیل سے ہوتا ہے خوش دل اس طرح

خوب کھیلو آج ہے چھٹّی کا دن
جس طرح گاڑی کے پہیّے تیل سے
جیسے پانی پیڑ بڑھنے کے لیے
تیل سے جس طرح جلتا ہے چراغ
بھاپ سے چلتا ہے انجن جس طرح
جس طرح سورج کی گرمی سے اناج
پھول کِھل جائیں ہوا سے جس طرح

© NCERT not to be republished

کھیل سے رہتے ہیں بچّے تندرست ذہن ہوجاتا ہے تیز اور جسم چُست
ہے ضروری علم بھی اورکھیل بھی ہو نہ ان دونوں سے تم غافل کبھی

وقت جب پڑھنے کا آجائے پڑھو
خوب کھیلو کھیل کا جب وقت ہو

(حامدؔ حسن قادری)

© NCERT not to be republished

مشق

- **معنی یاد کیجیے:**

دماغ روشن ہونا	:	عقل تیز ہونا
پختہ	:	پکّا، مضبوط
غافل	:	بے خبر، بے پروا

- **غور کیجیے:**

☆ علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کھیل بھی ضروری ہے۔

- **سوچیے اور بتائیے:**

1۔ شاعر نے چھٹّی کے دن کو بچّوں کو کیا مشورہ دیا ہے؟

2۔ کھیل ہمارے لیے کیوں ضروری ہے؟

3۔ علم سے دماغ کس طرح روشن ہوتا ہے؟

4۔ شاعر نے کن چیزوں سے غافل نہ رہنے کو کہا ہے؟

● قواعد:

اس نظم میں کھیل اور علم کے فائدے بتاتے ہوئے شاعر نے دونوں کے لیے مختلف مثالیں پیش کی ہیں جیسے

(1) کھیل سے دل اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے پھول کھل جائیں

(2) علم سے دماغ یوں روشن ہوجاتا ہے جیسے تیل سے چراغ۔ ایک چیز کو دوسری چیز کی طرح بتانے کو تشبیہ کہتے ہیں۔

● عملی کام:

کھیل اور علم کے بارے میں جو باتیں اس نظم میں کہی گئی ہیں، انھیں اپنے لفظوں میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished